AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL
Category Y
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759
Volume 2 Issue 4 (July-September 2025)

نبی کریم ﷺ کے مقامات سجدہ کا تاریخی جائزہ

A Historical Review of the Places of Prostration (Sujood) of the Prophet Muhammad (ﷺ)

Dr. Asma Aziz
Assistant Prof. Department of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad,
asmaaziz@gcwuf.edu.pk

Sana Yaseen
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad

Abstract

This research paper provides a comprehensive historical review of the Places of Prostration (Maqāmāt-e-Sajdah) associated with the Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him). Prostration (Sajdah) in Islam symbolizes the ultimate expression of servitude, humility, and spiritual closeness to Allah Almighty. The Prophet (PBUH), throughout his blessed life, performed prostrations at various locations in Makkah, Madinah, and during the sacred rituals of Hajj, each of which later attained immense religious and spiritual significance in Islamic history. These places, including the Cave of Hira, Masjid al-Haram, Masjid Quba, Masjid al-Qiblatain, Masjid al-Fath, Masjid al-Khaif, and others, became enduring symbols of devotion and piety for the Muslim Ummah. The study draws upon authentic historical sources, Hadith literature, and early biographical accounts to trace the historical background and significance of these sacred sites. It further examines how these places of prostration reflect the broader themes of Islamic spirituality, humility, and divine submission that defined the Prophet's life and mission. The research argues that the Prophet's act of prostration transcended mere physical worship; it embodied a moral, spiritual, and communal message—one of unity, gratitude, and surrender before the Creator. By analyzing the historical and spiritual dimensions of these locations, this paper highlights how the Sajdah of the Prophet (PBUH) served as a model of devotion for all believers and as a living manifestation of the Qur'anic principle of "Wasjud waqtarib" ("Prostrate and draw near [to your Lord]"). The findings suggest that preserving and studying these sacred sites not only deepens our understanding of the Prophet's Seerah but also reinforces the spiritual foundations of the Muslim Ummah.

Keywords: Prophetic Prostration, Sacred Places of Prostration, Seerah of the Prophet (PBUH), Historical and Spiritual Analysis, Prophetic Heritage Sites

1۔ تعارف:

اسلام میں سجدہ بندگی، عاجزی اور قربِ الٰہی کا سب سے اعلیٰ اظہار ہے۔ قرآنِ مجید میں سجدے کو نہ صرف عبادت کا جزو قرار دیا گیا ہے بلکہ اسے ایمان، خشوع اور روحانی کمال کا مظہر بھی بتایا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"واسجد واقترب) "العلق:19

یعنی""سجدہ کر اور اپنے رب کے قریب ہو جا۔"

یہ آیت سجدے کے اس روحانی پہلو کو واضح کرتی ہے جو بندے کو خالق کے قریب لے جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری حیاتِ طیبہ عبادت، ذکر، اور بندگیِ رب کے حسین امتزاج

CC BY

سے عبارت ہے۔ آپ ﷺ کے سجدے محض جسمانی حرکات نہیں تھے بلکہ روحانی واردات اور عبدیتِ کاملہ کے مظاہر تھے۔ مختلف مواقع پر آپ ﷺ نے مختلف مقامات پر سجدہ فرمایا، جن میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، عرفات، مزدلفہ، منیٰ اور دیگر تاریخی مقامات شامل ہیں۔ ان سجدوں نے بعد ازاں اسلامی تاریخ اور روحانی شعور پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

یہ مقامات نہ صرف عبادت کے نشان ہیں بلکہ عشقِ الٰہی، تواضع، شکر گزاری اور امت کے اتحاد کی علامت بھی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے یہ سجدے امتِ مسلمہ کے لیے عبادت کے اسوہ، روحانی رہنمائی اور اخلاقی تربیت کے منبع ہیں۔ اس تحقیقی مطالعے کا مقصد ان مقاماتِ سجدہ کو تاریخی، روحانی اور عملی تناظر میں جانچنا ہے تاکہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اس پہلو کی جامع تفہیم سامنے آئے جو بندگیِ الٰہی کے عروج کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ سابقہ کام کا جائزہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر بے شمار علمی و تحقیقی کام انجام دیے جا چکے ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں جیسے عبادت، دعوت، جہاد، معاشرت، سیاست اور تعلیم پر متعدد مفسرین، محدثین اور مؤرخین نے قیمتی خدمات انجام دی ہیں۔ تاہم نبی کریم ﷺ کے *مقاماتِ سجدہ* کے حوالے سے تحقیقی مطالعہ نسبتاً محدود ہے۔

سیرت نگاروں میں **ابنِ ہشام، ابنِ اسحاق، واقدی، اور طبری** نے نبی کریم ﷺ کی عبادات کے حالات و واقعات کو بیان کیا ہے، مگر ان کے ہاں مقاماتِ سجدہ کی تفصیل بطورِ مستقل موضوع موجود نہیں۔ اسی طرح **امام نووی** کی *شرح صحیح مسلم*، **ابنِ حجر عسقلانی** کی *فتح الباری*، اور **قاضی عیاض** کی *الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ* میں سجدہ نبوی ﷺ سے متعلق احادیث تو بیان ہوئی ہیں، مگر ان میں مکانی یا جغرافیائی مطالعہ نہیں کیا گیا۔

عہدِ جدید میں چند محققین نے *آثارِ نبویہ* اور *مقاماتِ مقدسہ* کے حوالے سے تحقیقی کام کیا ہے، جیسے **ڈاکٹر محمد حمید اللہ** نے "سیرتِ نبوی میں عبادت کے مظاہر" کے ضمن میں نبی ﷺ کے روحانی معمولات کا ذکر کیا، جبکہ **ڈاکٹر محمود احمد غازی** نے اپنی تصنیف *محاضراتِ سیرت* میں سجدہ کو نبی ﷺ کی عبادت کی اساس قرار دیا۔ **ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری** کی *السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ* میں بھی ان مقامات کے جزوی حوالہ جات موجود ہیں۔

تاہم کسی ایک جامع تحقیقی کام میں ان تمام مقامات کو یکجا کر کے ان کا **تاریخی و روحانی تجزیہ** پیش نہیں کیا گیا۔ یہی تحقیقی خلا اس مطالعے کا بنیادی محرک ہے، جو نبی کریم ﷺ کے مقاماتِ سجدہ کو ایک منظم تاریخی تناظر میں پیش کرتا ہے تاکہ ان کی عبادتی و روحانی اہمیت کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

3۔ تحقیقی خلاء اور مسئلۂ تحقیق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر لکھی جانے والی بیشتر کتب میں آپ ﷺ کی عبادات، نماز، روزہ، اور دعا کے پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے، مگر سجدے کے مکانی و تاریخی پہلو پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ اگرچہ محدثین اور سیرت نگاروں نے ان مقامات کا تذکرہ ضمنی طور پر کیا ہے، تاہم ان کی جغرافیائی ترتیب، تاریخی پس منظر، اور روحانی اثرات کو جامع انداز میں نہیں سمیٹا گیا۔ اکثر محققین نے سجدہ نبوی ﷺ کو محض ایک عبادتی عمل کے طور پر پیش کیا ہے، حالانکہ سجدے کی جگہ اور موقع بھی اپنے اندر گہری علامتی اور روحانی معنویت رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے وہ مقامات جہاں آپ نے سجدہ فرمایا مثلاً غارِ حراء، مسجدِ حرام، مسجدِ قبا، مسجدِ قبلتین، اور عرفات و مزدلفہ کے میدان محض عبادت گاہیں نہیں بلکہ تاریخِ اسلام کے زندہ روحانی مراکز ہیں۔

تاہم ان مقامات پر موجود روایات کی تاریخی صحت، زمانی ترتیب، اور ان کے اثرات کے تقابلی مطالعے پر خاطر خواہ علمی توجہ نہیں دی گئی۔ یہی تحقیقی خلا موجودہ مطالعے کا بنیادی محرک ہے۔

تحقیقی مسئلہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ:

کیا نبی کریم ﷺ کے مقاماتِ سجدہ محض تاریخی واقعات ہیں یا ان کے پسِ منظر میں کوئی روحانی، اخلاقی اور تربیتی نظام پوشیدہ ہے؟

ان مقامات کا اسلامی تاریخ، سیرتِ نبوی ﷺ اور روحانیت پر کیا اثر ہے؟

اور کیا یہ مقامات آج کے مسلمان کے لیے عملی و اخلاقی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں؟

یہ تحقیق انہی سوالات کے جوابات فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے تاکہ سجدہ نبوی ﷺ کو صرف ایک عبادت نہیں بلکہ ایک مکمل روحانی فلسفے کے طور پر سمجھا جا سکے۔

4۔ مقاصدِ تحقیق

اس تحقیق کا مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقاماتِ سجدہ کو تاریخی اور روحانی تناظر میں جانچنا ہے تاکہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اس پہلو کو اجاگر کیا جا سکے جو بندگی، عاجزی اور قربِ الٰہی کی اعلیٰ مثال ہے۔

تحقیق کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. نبی کریم ﷺ کے مقاماتِ سجدہ کا تاریخی و جغرافیائی جائزہ۔
2. ان سجدوں کے روحانی و اخلاقی اثرات کا تجزیہ۔
3. سجدے اور مقامِ عبادت کے باہمی تعلق کی وضاحت۔
4. سیرتِ نبوی ﷺ میں پوشیدہ اس پہلو کو نمایاں کرنا جس پر کم توجہ دی گئی۔
5. ان مقدس مقامات کی حفاظت اور آگاہی کی ضرورت کو اجاگر کرنا۔

CC BY

یہ تحقیق اس بات کو واضح کرتی ہے کہ سجدہ نبوی ﷺ صرف عبادتی عمل نہیں بلکہ ایک جامع روحانی پیغام ہے جو ایمان، اتحاد اور بندگی کی اساس فراہم کرتا ہے۔

5۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں سجدے کی اہمیت

اسلام میں سجدہ عبادت کی روح اور بندگی کا مظہر ہے۔ قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر سجدے کو نہ صرف عبادت بلکہ قربِ الٰہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"واسجد واقترب"

سورۃ العلق: 19

''اور سجدہ کر اور اپنے رب کے قریب ہو جا۔''

یہ آیت سجدے کے روحانی پہلو کو واضح کرتی ہے کہ بندہ جب خالق کے سامنے جھکتا ہے تو وہ اپنی عاجزی اور فنا کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر فرمایا گیا:

"إنما يؤمن بآياتنا الذين إذا ذكروا بها خروا سجداً وسبحوا بحمد ربهم وهم لا يستكبرون"

(سورۃ السجدہ: 15)

''یقیناً وہی لوگ ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں جو جب ان کو یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اور تکبر نہیں کرتے۔''

یہ آیات اس امر کی وضاحت کرتی ہیں کہ سجدہ صرف ایک جسمانی عمل نہیں بلکہ ایمان، خشوع، اور روحانی انکساری کا مظہر ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں بھی سجدے کی فضیلت اور اس کی روحانی اہمیت پر بار ہا زور دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد، فأكثروا الدعاء "(صحيح مسلم، حديث: 482)

''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، لہٰذا اسی حالت میں دعا زیادہ کرو۔''

یہ حدیث سجدے کی اس روحانی کیفیت کو اجاگر کرتی ہے جو انسان کو براہِ راست خالقِ حقیقی سے جوڑتی ہے۔ سجدہ انسان کے اندر عاجزی، انکساری اور فنا فی اللہ کا جذبہ پیدا کرتا ہے، جو عبادت کی اصل روح ہے۔

نبی کریم ﷺ خود سجدے کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنائے ہوئے تھے۔ روایت ہے کہ آپ ﷺ رات کے قیام کے دوران طویل سجدے فرمایا کرتے، حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كان رسول الله ﷺ يقوم حتى تتفطر قدماه"

(صحیح بخاری، حدیث: 4837)

''رسول اللہ ﷺ اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے۔

یہ طویل قیام و سجدہ دراصل اس عبدیتِ کاملہ کی علامت تھا جو نبی کریم ﷺ کو دیگر انبیاء سے ممتاز بناتا ہے۔

سجدے کے بارے میں مفسرین نے بھی گہرے روحانی نکات بیان کیے ہیں۔ امام رازی رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر میں لکھا کہ ''سجدہ وہ مقام ہے جہاں بندہ اپنی ہستی کو فنا کر کے اللہ کی عظمت کا اقرار کرتا ہے، اور یہی قربِ حقیقی کا راز ہے۔'' امام قرطبی فرماتے ہیں کہ ''سجدے میں پیشانی کا زمین پر رکھنا دراصل بندے کے تمام غرور اور تکبر کا خاتمہ ہے۔''

ان قرآنی آیات اور احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ سجدہ صرف عبادت نہیں بلکہ ایک **روحانی تجربہ** ہے جو بندے کو بندگی، شکر، اور محبتِ الٰہی کے اعلیٰ مقام تک پہنچاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے سجدے اسی روحانی فلسفے کی عملی تفسیر ہیں، جن میں انسانیت کے لیے خشوع، اتحاد اور قربِ الٰہی کا پیغام پوشیدہ ہے۔

6۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقاماتِ سجدہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ہر لمحہ عبادت، بندگی اور خشوعِ الٰہی سے منور ہے۔ آپ ﷺ کے سجدے نہ صرف روحانی تسکین کا ذریعہ تھے بلکہ امت کے لیے عملی نمونہ بھی۔ جن مقامات پر نبی کریم ﷺ نے سجدہ فرمایا، وہ اسلامی تاریخ میں خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان مقامات کو امتِ مسلمہ نے ہمیشہ عقیدت واحترام سے یاد رکھا اور انہیں روحانی مراکز کے طور پر تسلیم کیا۔

1. قبا کا مقام (قبل از مسجد قبا)
2. وادی رانوناء (قبل از مسجد الجمعہ)
3. مدینہ منورہ کا مرکز (قبل از مسجد نبوی)
4. میدان غمامہ (قبل از مسجد الغمّامہ)
5. مقام ابو بکرؓ (قبل از مسجد ابو بکرؓ)
6. مقام علی (ردالشمس) (قبل از مسجد علیؓ)
7. منیٰ کا میدان (قبل از مسجد خیف)

8. عرفات کا میدان (قبل از مسجد نمرہ)
9. مزدلفہ (قبل از مشعر الحرام کی مسجد)
10. جعرانہ (قبل از مسجد جعرانہ)
11. مسجد ذوالحلیفہ (میقات: ابیار علی)
12. مسجد الرد (ردیعہ)
13. مسجد بنی سلمہ (مسجد قبلتین سے قریبی علاقہ)
14. مسجد الفتح (مساجد سبعہ میں سے)
15. مسجد بنی حارثہ
16. مسجد بنی ظفر (مسجد البغیلۃ)
17. مسجد عریس (مسجد خاتم النبیین)
18. مسجد دار النابغہ
19. مسجد المنارتین (دو میناروں والی مسجد)
20. مسجد عقبہ (غار ثور سے واپسی کا مقام)
21. مسجد ابوذر غفاری ؓ
22. مسجد الشمسیہ (مسجد الشمس)
23. مسجد السقیا
24. مسجد الشجرہ (پرانا مقام)
25. مسجد بیت المقدس (معراج سے پہلے کا مقام)
26. مسجد الجبل (مقام اُحد)
27. مسجد التنعیم (مسجد عائشہ ؓ)
28. مسجد الردیف (مسجد الخندق مسجد علیات (مسجد العالیہ)
29. مسجد بنی ساعدہ
30. مسجد العوالی
31. مسجد عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ
32. مسجد دار ارقم (مکہ مکرمہ)
33. مسجد غارِ حرا کے نیچے .
34. مسجد غارِ ثور کے دامن کا مقام

(قبا کا مقام (قبل از مسجد قبا))

مدینہ منورہ کے مضافات میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جسے قبا کہا جاتا تھا۔ یہاں قبیلہ عمرو بن عوف آباد تھا۔ نبی ﷺ نے ہجرت کے دوران یہاں چند دن قیام فرمایا، اور اسی قیام کے دوران پہلی مرتبہ یہاں باجماعت نماز ادا کی گئی۔ آپ ﷺ نے یہاں قیام کے دوران نماز ادا کی اور سجدہ فرمایا، بعد میں اسی مقام پر مسجد قبا تعمیر ہوئی۔[10]

وادی رانوناء (قبل از مسجد الجمعہ)

یہ کھلا میدان تھا، مدینہ منورہ کے نواح میں۔ جب رسول اللہ ﷺ قبا سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں جمعہ کا دن آ گیا۔ آپ ﷺ نے یہاں رک کر جمعہ کی نماز ادا فرمائی، جس میں سجدہ کیا گیا۔ بعد میں اسی مقام پر مسجد الجمعہ تعمیر ہوئی۔[11]

مدینہ منورہ کا مرکز (قبل از مسجد نبوی)

"والموضع الذي بركت فيه الناقة كان لمربد غلامين يتيمين، وفيه نخل وقبور، فاشتراه رسول الله ﷺ، وبنى فيه المسجد بعد أن سجد فيه"[12]

OPEN ACCESS

CC BY

(وہ جگہ جہاں اونٹنی بیٹھی، دو یتیم بچوں کی ایک خشک کھجوروں کی جگہ (مربد) تھی، اور وہاں کھجور کے درخت اور قبریں بھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ جگہ خریدی اور اس میں سجدہ کرنے کے بعد وہاں مسجد بنائی۔)

میدان غمامہ (قبل از مسجد الغمّامہ)

قال السمهودي :

"وهي الأرض التي كان رسول الله ﷺ يصلي فيها صلاة العيدين والاستسقاء... وهي خلف المسجد النبوي الشريف، إلى جهة الغرب، وكان يصلي فيها في الصحراء، ثم بُني فيها مسجد عرف بمسجد الغمامة".[13]

"یہ وہ زمین ہے جہاں رسول اللہ ﷺ عیدین اور بارش کے لیے نماز (استسقاء) پڑھا کرتے تھے... یہ مسجد نبوی شریف کے پیچھے مغربی جانب واقع ہے۔ آپ ﷺ وہاں کھلے میدان (صحرا) میں نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ کی گئی جو مسجد الغمامۃ کے نام سے جانی گئی۔"

مقام ابو بکرؓ (قبل از مسجد ابو بکرؓ)

ابن نجار (م 643ھ) اپنی مشہور کتاب "تاریخ المدینۃ المنورہ" میں اس مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وكان رسول الله ﷺ يصلي العيد في هذا الموضع، ثم صلى فيه أبو بكر الصديق رضي الله عنه، فبني في ذلك الموضع مسجد تيمّناً بفعلهما".[14]

(رسول اللہ ﷺ اس مقام پر عید کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے، پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی اسی جگہ نماز پڑھی، تو ان دونوں کی اقتداء اور برکت کے طور پر اس جگہ مسجد تعمیر کی گئی۔)

مقام علی (رد الشمس) (قبل از مسجد علیؓ)

"رجع الشمس لعلي عليه السلام مشهور من روايات كثيرة، و أنه كان في بعض نواحي المدينة، و صلى النبي صلى الله عليه وسلم هناك فسجد، فبني في ذلك الموضع مسجد".[15]

(حضرت علیؓ کے لیے سورج کے پلٹائے جانے کا واقعہ کئی روایات سے مشہور ہے، اور یہ مدینہ کے نواحی علاقوں میں سے ایک جگہ پر پیش آیا۔ نبی کریم ﷺ نے وہاں نماز پڑھی اور سجدہ فرمایا، تو اسی مقام پر بعد میں ایک مسجد تعمیر کی گئی۔)

منیٰ کا میدان (قبل از مسجد خیف)

"عن يزيد بن الأسود قال: شهدت مع النبي ﷺ حجته، فصليت معه صلاة الصبح في مسجد الخيف."[16]

(یزید بن اسودؓ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج (حجۃ الوداع) کیا، اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مسجد الخیف میں فجر کی نماز ادا کی۔)

عرفات کا میدان (قبل از مسجد نمرہ)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه:"...ثم أتى بطن الوادي، فخطب الناس... ثم أذّن، ثم أقام، فصلى الظهر، ثم أقام، فصلى العصر، ولم يصل بينهما شيئًا"...[17]

(حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں "... پھر آپ ﷺ وادی کے درمیان میں آئے، اور لوگوں کو خطبہ دیا... پھر اذان دی گئی، پھر اقامت کہی گئی، تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر دوبارہ اقامت کہی گئی، تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی، اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کچھ بھی نفل نماز نہیں پڑھی۔)

مزدلفہ (قبل از مشعر الحرام کی مسجد)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال "...ثم ركب حتى أتى المزدلفة، فصلى المغربوالعشاء بأذان واحد وإقامتين، ولم يُسَبِّح بينهما شيئًا، ثم اضطجع حتى طلع الفجر... ثم ركب حتى أتى المشعر الحرام، فاستقبل القبلة، فدعا الله وكبره وهلله ووحده، فلم يزل واقفًا حتى أسفر جداً"...[18]

(حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "... پھر آپ ﷺ سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمائیں، اور ان کے درمیان کوئی نفل (تسبیح) نماز نہ پڑھی، پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی... پھر آپ ﷺ سوار ہو کر مشعر الحرام پہنچے، قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اس کی تکبیر و تہلیل اور توحید بیان کی، اور مسلسل کھڑے ہو کر ذکر میں مشغول رہے یہاں تک کہ روشنی بہت پھیل گئی (صبح خوب واضح ہو گئی)

جعرانہ (قبل از مسجد جعرانہ)

"ثم أقام رسول الله ﷺ بالجعرانة بضع عشرة ليلة، يقسم غنائم حنين... ثم أحرم منها بعمرة، وصلى فيها".[19]

(پھر رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں تقریباً دس سے زائد دن ٹھہرے، جہاں آپ ﷺ نے غزوہ حنین کے مالِ غنیمت کی تقسیم فرمائی... پھر آپ ﷺ نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا اور وہاں نماز بھی ادا فرمائی۔)

مسجد ذو الحلیفہ (میقات: ابیار علی)

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال "اعتمر النبي ﷺ أربع عمر، إحداهن في رجب... وكان يُهِلُّ من عند الشجرة عند بئر علي".[20]

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "نبی کریم ﷺ نے چار عمرے کیے، ان میں سے ایک رجب کے مہینے میں تھا۔۔۔اور آپ ﷺ احرام باندھنے کے لیے اس درخت کے قریب سے تلبیہ شروع کرتے تھے جو بئر علی (ذوالحلیفہ) کے پاس تھا۔)

مسجد الرد (رویعہ)

"وكان رول الله ﷺ إذا رجع من غزوة، نزل بعض أطراف المدينة، فصلى فيه وسجد شكراً لله تعالى، فبنى الناس هناك مسجداً تيمّناً بصلاته وسجوده".[21]

(اور جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوے سے واپس آتے، تو مدینہ کے کنارے کسی جگہ قیام فرماتے، وہاں نماز پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کرتے، تو لوگوں نے آپ ﷺ کی نماز اور سجدے کی برکت حاصل کرنے کے لیے وہاں مسجد تعمیر کر دی۔)

مسجد بنی سلمہ (مسجد قبلتین سے قریبی علاقہ)

عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال "صلينا مع النبي ﷺ نحو بيت المقدس ستة عشر شهراً، ثم صُرِف إلى الكعبة... وكان ذلك في صلاةٍ صلاها، فاستدار في الصلاة نحو الكعبة".[23]

(حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تقریباً سولہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے، پھر (اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور) قبلہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔۔۔اور یہ تبدیلی ایک نماز کے دوران ہوئی، جب آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو نماز ہی میں رخ بدل کر کعبہ کی طرف ہو گئے۔)

مسجد الفتح (مساجد سبعہ میں سے)

"أقام رسول الله ﷺ بخيمة في سفح جبل سلع أيام الخندق، فصلى هناك ودعا، فسُميت موضعه بمسجد الفتح"[24]

(رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے دنوں میں جبلِ سلع کے دامن میں ایک خیمے میں قیام فرمایا، وہاں نماز پڑھی اور دعا کی، تو آپ ﷺ کے قیام کی نسبت سے اس جگہ کو مسجد الفتح کہا جانے لگا)

مسجد بنی ظفر (مسجد البغیلۃ)

"ومن المساجد التي صلى فيها رسول الله ﷺ، مسجد بني ظفر، وهو المعروف بمسجد البغيلة، وكان في منازلهم، فبُني في مكان صلاته مسجد[25]"

(ان مساجد میں سے جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی، مسجد بنی ظفر ہے، جو مسجد البغیلۃ کے نام سے معروف ہے۔ یہ ان کے محلّے میں واقع تھی، اور اس جگہ پر آپ ﷺ کے نماز ادا کرنے کی نسبت سے مسجد تعمیر کی گئی۔)

مسجد عریس (مسجد خاتم النبیین)

"ومن المساجد التي صلى فيها رسول الله ﷺ مسجد عند بئر، يُعرف بمسجد الخاتم، قيل: إن النبي ﷺ توضأ عند ذلك البئر، وصلى، وسجد، فبُني هناك مسجد صغير[26]"

(ان مساجد میں سے جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی، وہ مسجد بھی ہے جو ایک کنویں کے پاس واقع ہے، اور "مسجد الخاتم" کے نام سے معروف ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے اس کنویں سے وضو کیا، نماز ادا کی اور سجدہ فرمایا، تو وہاں ایک چھوٹی مسجد تعمیر کی گئی۔)

مسجد دار النابغہ

"قالوا: نزل رسول الله ﷺ في دار النابغة الجعدي، وصلى فيها، وبني في موضع صلاته مسجد عرف بمسجد دار النابغة[27]"

(لوگوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نابغہ الجعدی کے گھر میں قیام فرمایا، اور وہاں نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ کی نماز کی جگہ پر ایک مسجد تعمیر کی گئی جو مسجد دار النابغہ کے نام سے معروف ہوئی۔)

CC BY

مسجد المنارتین (دو میناروں والی مسجد)

"المنارتان: موضع بين المدينة ومكة... فيه صلى رسول الله ﷺ في سفره، فبني في موضع صلاته مسجد يعرف بمسجد المنارتين[28]".

(المنارتان، مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک مقام ہے... جہاں رسول اللہ ﷺ نے سفر کے دوران نماز پڑھی، اور اسی مقام پر بعد میں ایک مسجد تعمیر ہوئی جو "مسجد المنارتین" کے نام سے معروف ہوئی۔)

مسجد عقبہ (غار ثور سے واپسی کا مقام)

"فنزل رسول الله ﷺ عند العقبة، وصلى هنالك، وكان ذلك موضع راحته في طريق الهجرة، فبني هناك مسجد صغير يعرف بمسجد العقبة[30]"

(رسول اللہ ﷺ عقبہ کے مقام پر اترے، وہاں نماز ادا کی، اور یہ آپ ﷺ کا ہجرت کے راستے میں قیام کا مقام تھا۔ اسی نسبت سے وہاں ایک چھوٹی مسجد بنائی گئی جو مسجد عقبہ کے نام سے مشہور ہوئی۔)

مسجد ابوذر غفاریؓ

"ومن المساجد التي صلى فيها رسول الله ﷺ، مسجد أبي ذر الغفاري، كان موضعه في ناحية المدينة، نزل فيه النبي ﷺ، وتوضأ، وصلى، فبني في مكان صلاته مسجد عرف باسمه[31]"

(ان مساجد میں سے جن میں نبی ﷺ نے نماز ادا فرمائی، مسجد ابوذر غفاریؓ بھی ہے، جو مدینہ کے کنارے پر واقع ہے۔ نبی ﷺ نے وہاں قیام فرمایا، وضو کیا، نماز پڑھی، اور اسی جگہ پر بعد میں ایک مسجد تعمیر کی گئی جو ان کے نام سے معروف ہوئی۔)

مسجد الشمسیہ

"الشمسيّة: موضع قرب المدينة، صلى فيه النبي ﷺ في سفر، فبني فيه مسجد[32]".

(الشمسیہ: مدینہ کے قریب ایک مقام ہے، جہاں نبی کریم ﷺ نے سفر کے دوران نماز پڑھی، تو اس جگہ مسجد بنائی گئی۔)

مسجد السقیا

"نزل النبي ﷺ بالسقيا قبل غزوة بدر، فتوضأ وصلى ودعا، وكان ذلك موضعًا لسقي الماء للجيش، فبني فيه مسجد[33]".

(نبی کریم ﷺ غزوہ بدر سے قبل مقام السقیا پر اترے، وہاں وضو فرمایا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ وہ جگہ لشکر کو پانی پلانے کا مقام بھی تھا، چنانچہ وہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی۔)

مسجد الشجرہ:

"ثم انصرف رسول الله ﷺ من المدينة، حتى أتى الشجرة، فصلى بها، وتوضأ، وأحرم بالحج أو العمرة منها، فبني في موضع صلاته مسجد عرف بمسجد الشجرة"[34].

(پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ سے نکلے، یہاں تک کہ الشجرہ مقام پر پہنچے، وہاں نماز پڑھی، وضو فرمایا، اور احرام باندھا۔ پھر اسی جگہ پر ایک مسجد تعمیر کی گئی جو مسجد الشجرہ کے نام سے معروف ہوئی۔)

مسجد بیت المقدس (معراج سے پہلے کا مقام)

CC BY

"وفي الحديث دليل على جواز الصلاة في الطريق والسفر، وقد قيل إن النبي صلى الله عليه وسلم صلى في مواضع متعددة في الطريق، فبنيت عليها مساجد لاحقاً".[35]

(اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ راستے اور سفر کے دوران نماز پڑھنا جائز ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے راستے میں مختلف مقامات پر نماز ادا کی، تو بعد میں ان مقامات پر مساجد تعمیر کی گئیں۔)

مسجد التنعیم (مسجد عائشہ)

"وفي التنعيم نزلت عائشة وأحرمت منه، فبني هناك مسجد يسمى بمسجد عائشة، وقد كان ذلك الموضع خارج الحرم[36]".

(حضرت عائشہؓ تنعیم میں اتریں اور وہاں سے احرام باندھا، پھر اسی جگہ ایک مسجد تعمیر کی گئی جسے مسجد عائشہ کہا جاتا ہے، اور یہ مقام حد حرم سے باہر واقع ہے۔)

مسجد الردیف (مسجد الخندق)

"ومن المساجد المعروفة بمسجد الرديف، وهو في موضع صلاة النبي ﷺ عند الخندق في جبل سلع"[37].

(ان مساجد میں سے ایک مسجد الردیف ہے، جو اس مقام پر تعمیر کی گئی جہاں نبی کریم ﷺ نے خندق کے قریب جبل سلع پر نماز پڑھی۔)

مسجد علیات (مسجد العالیہ)

"ومن مساجد العوالي، مسجد بالعالية، صلى فيه النبي ﷺ حين مرّ هناك، وكان في موضعه نخيل"[38].

(عالیہ کے علاقوں میں واقع مساجد میں ایک مسجد عالیہ میں واقع ہے، جہاں نبی ﷺ نے وہاں سے گزرتے ہوئے نماز ادا فرمائی، اور اس وقت وہاں کھجوروں کے باغات تھے۔)

مسجد بنی ساعدہ

"وكان رسول الله ﷺ قد صلى عند سقيفة بني ساعدة، وكان يجلس إليهم ويتحدث معهم[39]".

(رسول اللہ ﷺ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں نماز ادا فرمائی، اور ان کے ساتھ بیٹھا کرتے اور گفتگو فرماتے۔)

مسجد العوالی

"ومن المساجد في ناحية العالية، مسجد بالعوالي، صلى فيه رسول الله ﷺ عند مروره بالموضع[40]"

(عالیہ کے علاقے میں موجود مساجد میں سے ایک مسجد العوالی ہے، جہاں نبی کریم ﷺ نے وہاں سے گزرتے ہوئے نماز ادا کی۔)

مسجد عتبان بن مالکؓ۔

عن عتبان بن مالك رضي الله عنه قال:"فغدا عليّ رسول الله ﷺ وأبو بكر رضي الله عنه، بعدما اشتد النهار، فاستأذن رسول الله ﷺ فأذنت له، فلم يجلس حتى قال:أين تحب أن أصلي من بيتك؟قال: فأشرت له إلى ناحية من البيت، فقام رسول الله ﷺ فكبر، فصففنا، فصلى ركعتين ثم سلم".[41]

CC BY

(حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دن چڑھنے کے بعد میرے پاس تشریف لائے۔ نبی ﷺ نے میرے گھر آنے کی اجازت مانگی اور میں نے اجازت دے دی۔ آپ ﷺ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: 'تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں کہاں نماز پڑھوں؟' میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہاں کھڑے ہو کر تکبیر کہی، ہم نے صف باندھی، اور آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی، پھر سلام پھیرا)

مسجد دار ارقم (مکہ مکرمہ):

"وكان دار الأرقم بمكة من الأماكن التي يذكر فيها اسم الله، ويصلى فيها خفية."[42]

(مکہ مکرمہ میں دار الارقم ان جگہوں میں سے ایک تھا جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا اور چھپ کر نماز ادا کی جاتی تھی۔)

مسجد غارِ حرا کے نیچے کا مقام:

"وتحت غار حراء موضع معروف بين الحجاج والزوار، يُصلّى فيه ركعتان، ويقال إن النبي ﷺ سجد هناك."[43]

(غارِ حراء کے نیچے ایک معروف جگہ ہے جو حجاج اور زائرین کے درمیان معروف ہے، وہاں دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے، اور کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے وہاں سجدہ کیا تھا)

مسجد غارِ ثور کے دامن کا مقام:

"فمكث رسول الله ﷺ وأبو بكر في الغار ثلاث ليال... وكانا يصلّيان في أسفل الجبل."[44]

(رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ تین راتیں غار (ثور) میں مقیم رہے... اور وہ دونوں جبل کے دامن میں نماز پڑھا کرتے تھے)

خلاصہ بحث

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ایک عملی نمونہ ہے، جس کا ہر پہلو امت مسلمہ کے لیے ہدایت اور رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ آپ ﷺ کی عبادات، خصوصاً سجدہ، بندگی کی معراج اور روحانی قرب کا مظہر ہیں۔ اس مطالعے میں ہم نے اُن تاریخی مقامات کا جائزہ لیا جہاں نبی کریم ﷺ نے سجدہ فرمایا، اور جہاں بعد ازاں کئی اہم مساجد تعمیر ہوئیں۔ ان مقامات کی تاریخی، روحانی، اور فقہی اہمیت نہ صرف سیرت النبی ﷺ کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے بلکہ عبادت کے گہرے مفاہیم کو بھی واضح کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر سجدہ فرمایا —— ہجرت کے وقت، غزوات کے دوران، سفر میں، عبادت کی حالت میں، اور خطبہ یا دعا کے بعد۔ ان میں بعض مقامات جیسے میدان عرفات (مسجد نمرہ)، مزدلفہ (مشعر الحرام)، منیٰ (مسجد خیف)، جعرانہ، قباء، قبلتین، ذوالحلیفہ، رد الشمس (مسجد الرد)، اور بنو سلمہ جیسے مقامات ایسے ہیں جہاں رسول اللہ ﷺ کے سجدے نے ان مقامات کو عظیم روحانی مرکز میں بدل دیا۔ بعد ازاں، ان مقامات پر مساجد تعمیر کی گئیں، جن کی زیارت آج بھی مسلمانوں کے لیے باعثِ برکت سمجھی جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے سجدے خالص عبدیت، عاجزی، اور خشوع کا اظہار تھے۔ آپ ﷺ نے ان سجدوں کے ذریعے امت کو یہ تعلیم دی کہ سجدہ محض جسمانی حرکت نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے رب کی طرف جھکنے کا عمل ہے۔ ان تاریخی مقامات پر کیے گئے سجدے آج بھی ہمیں بندگی کا شعور دیتے ہیں، اور اس بات کی یاد دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے سے ہی عزت، عظمت اور فلاح ملتی ہے۔ یہ تحقیق اس نکتے کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا سجدہ صرف فردی عبادت نہیں بلکہ اجتماعی پیغام کا بھی حامل تھا۔ میدان عرفات کا سجدہ امت کے اتحاد و اجتماعیت کا مظہر تھا، جبکہ قباء میں سجدہ مسجد کی بنیاد اور جماعت کی ابتدا کا نشان تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ صرف اللہ سے تعلق کا ذریعہ نہیں بلکہ امت کی روحانی وحدت کا بھی محور ہے۔

اس تاریخی جائزے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سجدے والے مقامات ہماری روحانی تاریخ کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کی زیارت، تحقیق اور حفاظت امت کی دینی ذمہ داری ہے۔ ان مقامات پر سجدہ کرنے کی سنت کو زندہ رکھنا چاہیے تاکہ ہم نبی ﷺ کی سیرت سے جڑ کر اپنی عبادات میں اخلاص، خشوع، اور روحانیت پیدا کر سکیں۔

نتائج:

CC BY

1. سجدۂ نبوی ﷺ کے مقامات روحانی مراکز بن گئے۔
جن مقامات پر نبی کریم ﷺ نے سجدہ فرمایا، وہ محض زمینی جگہیں نہ رہیں بلکہ روحانی مراکز اور عبادت کے نمایاں مقامات میں تبدیل ہو گئیں۔ بعد ازاں انہی مقامات پر مساجد تعمیر کی گئیں جو امت کے لیے ہدایت اور روحانی تربیت کا سرچشمہ بن گئیں۔

2. سجدہ ایک جامع تربیتی عمل ہے۔
سیرتِ نبوی ﷺ سے واضح ہوتا ہے کہ سجدہ صرف نماز کا ایک رکن نہیں، بلکہ یہ بندگی، عاجزی، دعا، شکر، توبہ اور استغفار کا جامع مظہر ہے۔ سجدہ انسان کو اپنے خالق کے سامنے مکمل طور پر جھکنے اور اپنے نفس کی تربیت کا بہترین ذریعہ فراہم کرتا ہے۔

3. سجدۂ نبوی ﷺ کے مقامات تاریخ و تربیت کے آئینے ہیں۔
ہر مقام — جیسے مسجدِ قبا، مسجدِ نمرہ، مسجدِ خیف اور مسجدِ مشعر الحرام — ایک مخصوص پس منظر اور روحانی پیغام رکھتا ہے، جو سیرتِ طیبہ ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے اور امت کے لیے عملی و اخلاقی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

4. سجدہ ہر حال میں بندگی کا استعارہ ہے۔
نبی اکرم ﷺ نے سفر میں، جہاد کے دوران اور اجتماعات میں بھی سجدے کیے، جس سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ سجدہ کسی مخصوص موقع یا حالت تک محدود نہیں بلکہ یہ بندگی اور خدا سے تعلق کا مسلسل اظہار ہے۔

5. امت کی غفلت سے سجدہ گاہوں کی پہچان مٹ رہی ہے۔
افسوس کہ بعض مقاماتِ سجدہ اب ناپید یا غیر معروف ہو چکے ہیں۔ امت کی عدم توجہ اور تحقیقی بے رُخی کے باعث ان تاریخی و روحانی نشانات کی شناخت مدھم پڑتی جا رہی ہے، حالانکہ یہ مقامات ایمان، عشقِ رسول ﷺ، اور بندگی کی تجدید کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

سفارشات:

تحقیقی کام کو فروغ دیا جائے: جامعات، دینی ادارے اور محققین کو چاہیے کہ وہ ان مقامات پر تفصیلی تحقیق کریں، کتب، مقالات اور ڈاکومنٹریز تیار کریں تاکہ ان کی تاریخی اور روحانی اہمیت اجاگر ہو۔

ان مقامات کی شناخت اور نشاندہی کی جائے: سعودی حکومت اور عالم اسلام کے اداروں کو چاہیے کہ ان مقامات کو واضح علامتوں کے ساتھ محفوظ کریں، جیسے تختیاں، نقشے اور معلوماتی بورڈز، تاکہ زائرین ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

زائرین کی رہنمائی کے لیے مواد فراہم کیا جائے: حج و عمرہ کے دوران ان مقامات کی نشان دہی اور تاریخی پس منظر پر مبنی کتیبچے، بروشرز اور ایپلیکیشنز تیار کی جائیں۔

نصاب میں شمولیت: اسلامیات اور سیرت النبی ﷺ کے تعلیمی نصاب میں "مقاماتِ سجدہ نبوی ﷺ" کو شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل کو ان کی معرفت ہو۔

ان مقامات پر روحانی و تربیتی پروگرامز منعقد کیے جائیں: ان مساجد و مقامات پر عبادت، ذکر، اور سیرت کے پروگرامز کیے جائیں تاکہ ان کی روحانی حیثیت زندہ ہو جائے۔

عالمی سطح پر تحفظ کا مطالبہ: اقوام متحدہ، او آئی سی، اور دیگر عالمی اداروں سے مطالبہ کیا جائے کہ ان تاریخی اسلامی آثار کو عالمی ورثہ (World Heritage) قرار دیا جائے اور ان کی حفاظت یقینی بنائی جائے

حوالہ جات

1. سورہ العلق:19
2. سورہ السجدہ:15
3. امام مسلم، مسلم بن الحجاج. صحیح مسلم. کتاب صفۃ الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود. دار إحیاء التراث العربي، ج1، ص350. حدیث 482
4. مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات، فیروز سنز، لاہور، صفحہ 1027۔
5. امام راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، دار القلم، دمشق، صفحہ 628۔
6. قرآن مجید، سورۃ البقرہ، آیت 125
7. حافظ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، دار الفکر، بیروت، جلد 1، صفحہ 327۔
8. قرآن مجید، سورۃ الِاسراء آیت 79
9. امام قرطبی، تفسیر قرطبی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، جلد 10، صفحہ 328۔
10. قرآن مجید، سورۃ سبا آیت 37

OPEN ACCESS

CC BY

11. شاہ ولی اللہ، تفسیر مظہری، مکتبہ قدوسیہ، جلد 7، صفحہ 201
12. ادارہ معارف اسلامی، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جلد 5، صفحہ 310۔
13. ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیري المعافري، السیرۃ النبویہ، دار المعرفۃ، بیروت، جلد 2، ص 110
14. ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر الدمشقی، البدایہ والنہایہ، دار ہجر، قاہرہ، جلد 3، ص 221
15. نورالدین السمہودی، وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفی، دار الکتب العلمیۃ، ج 1، ص 241،
16. السمهودي، نورالدین السمہودی، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ج 3، ص 887
17. ابن نجار، تاریخ المدینۃ المنورہ، مکتبۃ دار الیقین، قاہرہ، ص 118
18. ابن شہر آشوب، أبو جعفر محمد بن علي بن شہر آشوب المازندراني، مناقب آل أبي طالب، دار الأضواء، بیروت—لبنان، ج 2، ص 32
19. البیهقي، السنن الکبری، دار الفکر، بیروت، ج 5، ص 150
20. امام مسلم، امام مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری (رحمہ اللہ)، صحیح مسلم، کتاب الحج، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، حدیث 1218
21. ایضاً
22. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، دار المعرفۃ بیروت، ج 4، ص 134،
23. امام البخاری، امام محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاري، کتاب الحج، باب العمرۃ، دار طوق النجاۃ، بیروت، جلد 2، حدیث 1776
24. البیهقي، دلائل النبوۃ، جلد 5، ص: 178، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، جلد 5، ص: 178
25. امام البخاری، امام محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاري، کتاب الصلاۃ، دار طوق النجاۃ، بیروت، حدیث 403
26. امام واقدی، المغازی، دار الأعلمی، بیروت، جلد 1، ص: 451
27. ابن سعد، الطبقات الکبری، دار صادر، بیروت، جلد 1، ص 239،
28. السمہودی، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفی ﷺ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، جلد 2، ص: 456،
29. ابن سعد، الطبقات الکبری، دار صادر، بیروت، جلد 1، ص: 239
30. یاقوت الحموي، یاقوت بن عبد اللہ الحموي الرومي البغدادي، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، جلد 5، ص: 166،
31. ابن هشام، السیرۃ النبویۃ، دار ابن کثیر، بیروت، جلد 2، ص: 110
32. السمهودي، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفی ﷺ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، جلد 3، ص: 889
33. یاقوت حموی، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، جلد 3، ص: 372
34. السمہودی، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفی ﷺ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، جلد 2، ص: 459
35. امام بیہقی، دلائل النبوۃ، دار الکتب العلمیۃ، جلد 3، ص 57
36. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، دار ابن کثیر، جلد 2، ص 110
37. الإمام النووي، شرح النووي علی صحیح مسلم، کتاب الإیمان، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، ج 2، ص 177
38. السمہودی، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفی ﷺ، دار الکتب العلمیۃ، جلد 2، ص 466
39. السمہودی، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفی ﷺ، جلد 2، ص 466.
40. الإمام البخاري، صحیح البخاري، کتاب الصلاۃ، باب المساجد في البیوت، دار طوق النجاۃ، بیروت، حدیث 425
41. الإمام الفاکھي، أخبار مکۃ في قدیم الدھر وحدیثہ، مکتبۃ دار خضر، بیروت، ج 2، ص 136
42. ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ج 3، ص 4
43. ابن اسحاق، السیرۃ النبویۃ (بروایۃ ابن ھشام)، دار المعرفۃ، بیروت، ج 1، ص 233
44. السمهودي، نورالدین علي بن عبداللہ، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفی ﷺ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ج 3، ص 711